

طنابیں گلاب خوابوں کی

پاک سوسائٹی

ڈاٹ کام

نبیلہ ابرار راجہ

[WWW.PAKSOCIETY.COM](http://WWW.PAKSOCIETY.COM)

ذبیحہ

## طوائف گلاب خلو کی

کمرے میں قیامت خیز خاموشی طاری تھی ایک  
سہلی بھی گرتی تو آواز سنائی دیتی۔ قیمتی امیر لیلی کا مین کو  
جوتے کی لٹ سے کمرے کا دروازہ کھل گیا اور اپنے سینے خود کو  
پر سکون رکھنے کی کوششیں کر رہا تھا جبکہ دلوور کا چہرہ  
پر سکون اور مطمئن تھا اسے اب کامیابی کی سونے صدا مایہ  
ہو چکی تھی۔

”میری بیٹی کا کیا ہو گا۔“ دلوور کے چہرے پر  
رنجنا چہرے کی انصاف ابھر گئی تھی پیشانی کی کھینچ پھول  
گئی تھیں دلوور نے اسے دیکھا۔  
”خدا مالک ہے کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔“ اس نے

”میری بیٹی میری انکلوتی لولہ ہے وہ بھائی خاندانی  
وہنی کے گھر اور اسل سلسلے میں مارے جا چکے ہیں  
پہلی بار وہ لالہ کی ماں کی اصل ہوا اور ہو چکے ہیں۔“

میری دولت پر نظر لگائے بیٹھے ہیں ایسی حالت میں تھی  
میری بیٹی کو ختم کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔  
اسے محفوظ ہاتھوں میں دینے کے بعد یہ قدم اٹھیں  
گا۔“ دلوور اچھل لواز کلن کی طرح حزن گیا۔

”آپ مجھ پر اعتبار کریں آپ کی صاحبزادی کو ہمارے  
تکلیف نہیں ہوگی آپ جہاں چاہیں گے میں اسے  
چھوڑ دوں گا یا جیسا آپ چاہیں گے وہاں رکھوں گا  
نی انکلوتی خود کو پر نہیں لے کر جانے کریں گی۔“  
خود پر مناسب نہیں ہے۔“

”اچھل لواز کچھ دیر دلوور کے رنج و کھلی چہرہ  
دیکھتا رہا اس کی آنکھوں میں چمک سی آگئی تھی۔“

”ہاں میری ایک شرط ہے اگر ماں تو ٹھیک ہے  
اسی توں اے اور اسکا لینڈ مارا والے بھی میری  
نہیں دے سکتے۔“

## مکمل ناول

”کپ اپنی شرط بتائیں۔“ داور داور کلائی پر  
 مٹی رست دلچ بھی دیکھ رہا تھا اس کا خیال تھا کہ  
 داور اچان کر اسے رشتہ بن کر رہا ہے شاید پچیس سالوں  
 کی محبت بھلاشت اُننا چاہتا ہے۔

”میری بیٹی سے شادی کرلو۔“ چل نواز نے اسے  
 پراچل کی حاضری میں پھینک دیا۔

”مگر۔“ اچانک گلنے والے جھٹکے سے سنبھل  
 نہیں پایا تھا داور نے یہ کیسی کڑی شرط لگادی تھی  
 کیا کرے اسے ایک قابل و ہشت کروڑ روپے اور داور کی بیٹی  
 سے داور کی شادی چل کر لیں گے؟ وہ خود بھی پتہ نہ تھا  
 کیا نہیں چاہے گا نہ اس کے رشتہ دار یہ بات پسند  
 کریں گے پھر کیا ہو گا چل نواز بیٹہ کی طرح جیت  
 جانے کا اور اس نے کی بات سے اپنی نیندیں حرام کی  
 اولیٰ میں اپنا سکہ جین تار کیا ہوا ہے وہ سب بیکار  
 جانے گا اور اس کے کیریئر کا اتنا پتا کیسے پوچھی فائیکوں  
 میں سوتا رہے گا کتنی دیر یہ ہر پہلو پر غور کر رہا اور  
 اسے لپٹ کر کے وہ ایک پیچھے پہنچا تو خود کو کسی حد  
 تک کمزور چکا تھا۔

”تھک سے مجھے آپ کی یہ شرط منظور ہے۔“ وہ  
 گت غور سے غور کر رہا تھا۔  
 ”تم مجھ میں ابھی آنا ہوں۔“ داور اندر قائب ہو

”کپ داور پر سوچ انداز میں اپنی پیشانی مسل رہا تھا  
 ایک دفعہ خود کو میرے حوالے کر دے یہ چل نواز پھر  
 میں اس کی بیٹی سے ابھی طرح شادی کریں گا کہ وہ ہر  
 شے ہو رہا تھا اتنے میں چل نواز داپس آگیا اس کے  
 ہاتھ میں لٹا سب سے پہلے تھا۔

”حوالے دے دو میں پکا کام کرنا چاہتا ہوں۔“  
 داور نے لٹا سب سے اس کی طرف دھمکیا تو داور  
 نے تھذیب کے عالم میں ہنسا۔

”میں داور نئی طرز رحمت نئی چل نواز کی بیٹی ہوا  
 نواز سے اس شرط پر نکاح کے لیے تیار ہوا ہوں کہ اگر  
 چل نواز خود کو قانون کے حوالے کر دے چو کہ کل  
 چل نواز اتھارڈاں رہا ہے اسی لیے میں اس کی بیٹی  
 سے نکاح کریں گا مگر خدا کو حاضر ناظر جان کر کہہ رہا  
 ہوں کہ آخر دم تک یہ رشتے اور وعدہ کو بھلاؤں گا۔“  
 ”بہت عجیب ہے تو داور اچل نواز“ اس نے اندر  
 ہی اندر دانت پیسے۔

”میں نے تمہارے چہرے پر شرافت کی چمک  
 دیکھی ہے تمہارا سابقہ دیکھا اور داپس لٹا میرے  
 سامنے ہے میں تمہارے خاتمہ ان کے ایک ایک قدم  
 سے واقف ہوں اس لیے مجھے یقین ہے کہ میں اپنی بیٹی  
 کو محفوظ تمہیں میں دے رہا ہوں۔“



"ٹھیک ہے لیا کچھ نہیں ہو گا۔" اس نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی۔

"مجھے پتا تھا تم ایسا نہیں کرو گے سر جیل میری مائی کا خیال رکھنا جو ملی چکر لگاتے رہتا اور جب اپنے والدین کو راضی کر لیتا تو حیات کو قاتل بنائیں تو سچی کی سزا میں شامل نہیں ہو سکتی گا۔" جیل کے چوڑے پرانے کا دھڑکا بھر گیا تھا اور بعد میں فوراً چلا گیا اس کا نام شتم ہو چکا تھا۔ سکھر میں پو سٹنگ کے دوران یہ اس کی آخری عین تھا کل جیل نے تصدیق دال دی ہے تھے اس نے اس تمام کارروائی کو غیبی ریتے کی کڑی شرط اٹھائی تھی۔

جیل نواز نے کئی قتل کیے تھے طویل کے روپ میں یہ ایک نرم نو مسلم مالک تھا مگر وہ ایک غیر ملکی تنظیم کے لیے کام کرتا تھا اور اس کے ہاتھوں نے اہم حکومتی اراکین کا قتل ہو گیا تھا جن میں غیر ملکی قاتل کے بھی شامل تھے یہ سب تنظیم کے ایما پر ہوا تھا تب سے جیل نواز حکومت کی نگاہ میں آ گیا تھا جب سے غیر ملکی قاتلوں کا قتل ہوا تھا حکومت اور قانون کا دھڑا جیل نواز پر بڑھ گیا تھا وہ سی آئی اے کو بھی مطلوب تھا اس سے پہلے وہ خفیہ لواحد کی فہرست میں نہیں تھا کیونکہ اس کی پشت پر ایک مضبوط مافیا ہاتھ تھا کسی کو اس پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں ہوئی تھی وہ اس کے کارنامے اور جرائم عام ہوئے تھے صحافیوں کے ہاتھ بھی اس معاملے میں بندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ جب اس نے خود کو قانون کے حوالے کیا تو اس موقع پر ایک صحافی بھی موجود نہیں تھا۔

دور مگر مل کی قلبی کنوریوں سے خوب واقف تھا اس نے احتمالی ذہانت سے جیل نواز کے گرد جال بچھا اور وہ دور کے جال میں پھنس کر خود کو قانون کے حوالے کرنے پر تیار ہو گیا یہ الگ بات تھی کہ جاتے جاتے دور کے جال میں دلوور کو ہی پھنسا گیا تھا۔ دور انجیل پو لیس ڈیپارٹمنٹ میں تھا احتمالی قاتل دور جینٹس آفیسر مگر جیل کے معاملے میں اس کی ذہانت خاص کام نہیں لگی تھی وہ مزے سے اپنا ہجو اس کے

"دوسرے جس کے ہاتھوں غیر مخلوط ہوں۔ تمہارے طرح خود غرض ہی ہوتا ہے۔" دلوور نے مل میں کہا۔

"تم سائن کرد میں کل اپنی بیٹی کو بلوا رہا ہوں سب انتظام ہو جائے گا۔" ڈائری الپ بچے مطمئن سا تھا۔ دلوور جو ملی سے لونا تو بہت پریشان تھا جیل نواز نے اس کی چالاک سے اسے گھیرا تھا مگر ڈی ڈی اور میں تھے اگر انہیں علم ہو جاتا کہ کل وہ ایک خطرناک مجرم کی بیٹی سے نکاح کر رہا ہے تو جیل نے ان کا کیا حال ہو سکتا ہے سوچ کر اس کا دل بچھا جا رہا تھا پر اب بچے ہوتا بھی تو ممکن نہیں تھا کئی ماہ کی مسلسل سخت کے بعد ڈائری سرگرم ہوا تھا اپنے جرائم کو تسلیم کیا تھا تو وہ کیسے گھٹت تسلیم کر لیتا۔

دوسرے دن وہ جی بیل سے تیار ہو کر جیل پہنچا اس نے اپنے محنتوں کو اس بات کی ہوائی میں لگنے دی تھی کہ قاتل میں وہ کچھ اور سوچے بچھا تھا۔ "ڈائری اس میں فی الحال میں نے اپنے گھر والوں کو نہیں بتایا ہے حالات ذرا متحمل پر آجائیں تو میں چھپوں گا یہ تک وقت کا کیا تھا سنا ہے۔" اس نے ہنسکتی سے کہا ڈائری بہت خوش لگ رہا تھا اس کی بات کو اہمیت نہیں دی۔

"ٹھیک ہے ہوا جیسی تمہاری مرضی۔" وہ بے نیازی سے بولا تو دلوور کا خون کھول کر رہ گیا۔ سب اختیار تیار رکھتے ہوئے بھی وہ اس وقت کتاب اختیار تھا بے بس تھا وہ خون کے کھونٹ لی کر رہ گیا۔ دلوور جیل نواز کے پرانے ہاتھوں اور ٹھیک خواہوں کی موجودگی میں نکاح ہوا۔

"میری بیٹی سب تمہاری حفاظت میں ہے میں چاہتا ہوں کہ کیس کا فیصلہ ہونے تک اسے میری اصلیت کا علم نہ ہو تو جب تک اپنے گھر والوں کو راضی کر دیتے ہیں۔" وہ مزے کی سزا کے علاوہ مجھے کم سزا نہیں ملے گی پر میرے جرائم کی سزا میری بیٹی کو نہ دینا میں تمہارے آگے بڑھتا ہوں۔" ڈائری کے ہاتھ اس کے آگے بڑھے تھے دلوور کو عجیب سا

URDU RIA976







ہوئے اسے ساتھ ساتھ چلنے کے لیے کہا ہم راضی  
تھی ہر دم تو کھل اٹھی مگر ہوائے دہریے پر حیات کا  
نہن کر کے کھل۔

”میں بالکل ساجد کے ہیں اور اگر ہاں میں ہاں  
کے تو انہیں پتا نہ اور ان سے کہا کہ مجھ سے رابطہ  
کریں اور میں حویلی کا بھی خیال رکھتا۔“ حیات کو  
دیا سے وہی مگر اس نے نہن نہ کر کے بلکہ  
فحشوں کیا کہ حیات اس کی ملا دیا مگر اس کا من کر لوں  
ہو گیا ہے تو وہی ہی ہوا یہ حیات اس کے ہاں سے اتار  
گئی۔

مگر نواز نے بلکہ خاص ملازم کے اس کاغذ میں  
دشمنوں کے خوف اور تحفظ کی وجہ سے اسے داخل  
کر دیا تھا ان کے خیال میں ہوا اس کے لیے لایا ملازم  
میں غلط رہتی ہر حال یہ نہن کا خیال تھا تو اسے  
وہاں تک بھیجا چاہتے تھے ہوا اسے پہنچتی ہو کر  
حالت فریب کر لی مگر شروع سے ہی وہ راغب ہو کر  
اور ہوسٹل میں رہی مگر ہاں میں سے ہر حال کی  
”وری اسے گوارا نہیں مگر اس کے آنسوؤں سے  
مگر نواز کا ارادہ بدل گیا تھا۔“ سیکرٹا سٹن میں اسے  
پہنچے پر کھڑے ہو گئے تھے مری سے وہ اب ملازم آگئی  
تھی۔

”ہری اگر ہاں میں ہلا نہ لوں تو تم ساری  
چھٹیوں کا رستہ پاس ہی گزارا۔“ ملازم نے اسے کہا اور  
صلن گئی۔

وہ کافی عرصے کے بعد ارم کے گھر پہنچے کے لیے  
تھی مگر ساجد بالکل نے ملازم رکھ لیا تھا اور ہوا کو خلا  
پر گیزنگ پہنچا دی اس نے پچھلے کی کا نگہار کر دیا  
چونکہ وہ سب گھر والوں سے بے تکلف تھی مگر اسے  
ارم سے ملنے سے ہی تھی۔

ارم کے کچھ بھائی صلن اور باطن اور ایک صلن اقرا  
تھی۔ صلن سب سے بڑے تھے اور ای سی تھے ان  
سے بھولی اقرا تھی جو پورے شی اسٹوڈنٹ تھی اس کے  
بعد باطن تھا جو بیڈ بیل کے پہلے سال میں تھا سب  
سے بھولی ارم تھی جو انٹر کا امتحان دے کر فارغ  
تھی۔ صلن بھائی اس سے بالکل ارم کی طرح پیش

کہتے تھے۔  
ہوا کو نہ تو ہاں میں کے عجب کہ وہ مجھے فحش  
سے بڑھتی تھی مگر اس کے گھر والوں سے بلکہ دوستوں  
سوی کریشن تھی کہ ارم خوفناک اور حیران  
اس خبر کو کہے چاہتے تھے جو اس نے دیکھا جانے پر  
اس کا کہہ کر اسے ہوا کی کام چھوڑ دیا کہ اگر انہیں  
مستحق کرے کی اس کے ہوا تو سیکرٹا سٹن کے لاکھ  
ایگزیم شروع تھے ان کا سامنا تو کر ہی تھا وہ اچھا سا  
بلکہ سوچ رہی تھی جو سب کو مستحق کر کے  
اسے تعلیم دے دیتی نہ جانے کا دوستوں سے بچ کر  
جانے کا خوف نہ تھا مگر کیا تھا اس نے دیکھے فحش سے  
فلورٹ فحش ہو رہی تھی۔

بھانگ بھری نے رات اس کے ہاں میں ہوا  
کرتے ہوئے پایا تھا کہ ”ہوا سہانا ہے اور بھانگ  
ہے۔“ میں نے انٹ کر اسے خاموش کر دیا تھا۔

ہاں میں کو اسلام آباد کے کلین ہونے کے تھے ہند  
ان کا نہن کیا نہ اطلاع ہاں حیات نے پایا تھا کہ  
اسلام آباد سے امریکا پہنچے ہیں تہہ پہلے سکون  
کا سانس لیا اب وہ ارم سے امتحان تو دے سکتی تھی۔

اس کے امتحان بھی ہو گئے پر ہاں میں نہیں  
لوٹے ابھی تک پریشان تھی مگر سب کی امتحان سے  
کر دیا حویلی آگئی ہاں میں مگر لامتناہی گھر میں ہی  
رہتے کیس جانا ہوا تو بھی بتا کر جاتے یہ پہلا موقع تھا  
جب اسے ہوائے بلیر پہنچے تھے اس نے ارم کو

نہن کر دیا۔ ہوا چاری اس کی مگر نہن کو ازمن کر بھائی  
بھائی تل ساتھ اس کی مگر ساجد بھی مگر ارم سے  
اس کی ہوا تھی الٹی مگر مگر مگر مگر مگر مگر  
ہوا حویلی آگئی مگر ساجد سے ستر کے ستر ہوا  
کی خاطر تل تو اس کا نہن ہوا چھوڑ دیا تل سے کن

کے گھر میں جاتی ایک ہوا رات تک بھی جاتی ہاں میں  
مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر  
مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر  
مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر  
مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر

مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر  
مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر  
مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر  
مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر



[illegible]

ماہرِ اکل سیف سبھی اسے اپنے گتے سے  
 لایا ملازمِ مہاراجہ اس نے شاید کچھ جلتے سے  
 کہ تھا اسے ایک آنہ نہیں بھلا تھا خاصہ ہر گامی  
 قیدی سے بہت کرتا خاصہ واکاوی کیسا نہ مزاج اس  
 کی قلمبندی برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ ایک کی  
 مہاراجی اس کا بس چہل تو اس نیز سے شخص کو  
 سے کرتی۔

\*\*\*

حالت گمانہ چلے کہیں سا پھر تھا جب اس کی آنکھ  
پڑی اسی لیل کو تنگ کے ساتھ جل رہا تھا ہوا کی  
دور دور جلیں سے سوزی تھی کولی شاووس سا  
میں تھا ایک سا شور تھا جس کے باعث اس کی آنکھ  
اس نے اے سی کا بن نہ کیا تو نہیں انکا چسپاں ہو  
لا دھیرے دھیرے جل رہا ہے تہ میں کی بلی بلی  
تلاش ہی نہ ہونے کے باعث شب کے اس  
بے سکوت میں ملک محسوس کی جا سکتی تھی۔

ہوا نے باہیں ہستہ سے بچے فکارت اور طہرین  
 کی تلاش میں ہستہ سے بچے دو ڈانچیں نکھرے ہاں  
 انہ کھڑی ہوئی دھیرے سے دروازہ کھول کر  
 نے سلاقمہ پر ہر گھاکور پور کی بلاعیہ جل رہی  
 لیکن کوئی نگر نہیں آ رہا تھا جس میں آئی تب  
 نے کہا فاروقی کھلا انداز میں بار بار ساتھ دالے  
 کا چہرہ لیتا اور لوہر چکر لکھ رہا ہے سامنے کرسی  
 چھری ہوئی تھی اور چالنے والا بیڑیوں کا بولی  
 ان بھی کھلا ہوا تھا اس کی آنکھوں کی سرخی بتا رہی  
 کہ کئی دن سے جاگ رہا ہے پروا کے ذہن میں  
 کا کارم پہنچتا ہے کئی دن پہلے ضرور تھی۔

جو تو میری بات کو سمجھ گیا کہ طرح کیا کر رہے  
ہوئے تو میں اس کے ساتھ جاتی فوری

”کپ کوئی دلت کو کیا کر رہی ہیں۔“ اس نے سوال کیا۔

تم مجھ سے سوچنے والے کہتے ہو کہ میں تو میری رات کو کیا کر رہی ہوں اپنے کام سے کام نہ لے کر یہ کہہ کر میرے دل کا گدھا۔ " پڑا کے چہرے کے زائے لگے۔

میں نے کام سے کام رکھا ہوں اپنی نوکات بھی  
بچاواتی ہوں کہ سراسر الزام ہے آپ کے منہ کلنگ  
ہا ہے آج اس کی انداز میں بولا ہوا ہے اس کے  
الفاظ پر غور فرمیں کیا قصور کیا ہے سوال کو براہ۔

”یہ سب برائے مہلکی تھے اپنے کام کرتے رہے۔  
 بائیں طرف لے جائیں۔“ وہ سخت مڑا اور ہاتھ اٹھا۔  
 ”کیوں جاؤں تم مجھے حکم دینے والے کہن دوتے ہو  
 دیکھو کے معصومیت ملازم“ غصہ کرتا ہوا۔

نے اس کے آگے ہاتھ نہ لایا تو اسے گھوڑے

یہ نکلنے کے حیرت میں پڑا ہے گاں اٹھا ہوا  
گھاس اٹھانے کا ارادہ نہیں ہے۔ وہ بھی ترش ترش  
تو لڑنے والا۔

پڑا کہ تو کہیں سے آگ لے کر آئی ہے۔

”میں تو سمجھتی رہی کہ لاکھوں روپے کی رقمیں  
کوٹھڑیوں کو لاکھوں روپے میں۔“

”یہ بہت ضروری قلم“ کا سوال اس کے ہاتھ کے

[illegible]



کوشیل کر سونے کی کوشل کرنے گی۔

\*\*\*

ارم اور پروا کے درمیان میں کرکٹ کھیل رہی تھی  
 پروا ہلک کر رہی تھی جبکہ ارم کرپڑی تھی کہیں  
 پروا باؤز تلے ہوئی تھی اب ارم صاحب نے جو گیند کو  
 ہٹ لگائی تو وہ انہی ہوئی ساتھ والے پنگے میں پڑی تھی  
 "ہمکا ہے چمکا" وہ چکی تو پروا اسے پھینک دی  
 دیکھنے لگی۔

سب ملوثوں کو کھڑے رکھو۔ اسے اپنی اہلی  
پریشان کر دی تھی۔

”حسن بھائی نے نام نہانے سے منع کیا۔ چلے  
 گئے۔ پھر وہ سوئے۔ اُسے چڑھایا تو ہمارا افسر ہو گیا۔  
 مگر وہ اپنے ساتھ کہیں نہ لے گیا۔ ابھی وہ گھٹا پیسے کی  
 ہے۔“ اس نے چلی بھائی اس کی جی جی  
 آگئیں۔ دیکھیں۔  
 ”نہیں۔“

سار کا ایک مت جانا جس کی تائید تواریخ  
نے کرتی ہے اور اس کے لئے

میں خود کہیں جاؤں لی اس عمر میں جسے نظری  
 ہونے کا شوق نہیں ہے، یہاں تک کہ "وہاں وہاں  
 لاداق کے کمرے کی طرف۔ اورم کے کہ اگر وہاں  
 انجوائے کرتی تھی۔ جوئی میں کھڑا اس کا ہم عمر نہیں  
 تھا۔ لوگوں سے میل جول بابا سامی نہ ہونہ نہیں  
 تھا۔ شہر میں ہی وہ پورا گز اور وہاں میں رہی  
 تھی۔ پچھلیوں میں کہ دیکھنا عیب نہ آتا تھا کہ وہ  
 میں بہن اور بھائی کے دور سے خلی تھ اس کافی چاہتا  
 اور کہ بہت سارے لوگ ہوں وہ نور نور سے بہت  
 ہوئے جھگڑے اس کی پہلی افش حسرت کی رہی وہ  
 بابا سامی کی اگلی لوداق کی بابا سامی اسے رشتہ  
 دار تھا۔ یہی نہیں تھا۔ یہ تھے مجھ میں اس کے کہ  
 سب وہاں میں مل سوس کر وہاں وہاں سے  
 ایک ایچہ بہت سارے عمر کے کہ آئی تو بہت خوش

یہاں سے لے کر ان کے لئے لڑنے والے ہر ایک شخص کو شہید قرار دیا گیا ہے۔

UPPY PHOTO

نور پر ہوا اس کے چہرے سے راسخ جھک رہا تھا کہ  
اس وقت سے یہ جھک رہا تھا کہ گڑی ہے۔

[illegible]

میری ہل ساتھ وہوں کے ہلے میں گر گئی۔  
 فوراً لڑائی ہو گئی۔ یہ لڑائی اس شان پر ہوئی کہ  
 فوراً سڑ گئی۔ جسے اسے میں یہ کہہ سکتا ہوں  
 اس وقت پر خود قتل کر کے گاؤں کی گلیوں میں  
 چھپ کر رہا تھا۔ اس کی دہائی پر وہ منت بعد  
 ہل پروا کے حوالے کر کے وہ کرتے میں چلا گیا  
 نے خود تک شوق کھادی۔

مظلوم لڑکا ہے اور گھریسی شے۔ رات پہا کی ما

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک ایسی ہی چیز ہے جس کی مدد سے ہم اپنے کام سے بہتر ہو سکتے ہیں۔

ہاں رکھ رہی ہوں وہاں سے مل جاتا ہے۔  
 ہو گئے ہیں مجھے کہ ہوئے اٹا جاتا ہے۔  
 اس سے میری حوصلی میں یہاں کر رہا تھا۔  
 اسے کہتا رہے کہ وہاں جاتی سارے پیشہ تمام رہا  
 جاتا کہ۔ "نخلت سے ہو لی تو ارم نے موصوفیوں  
 وہاںوں جب نخل کر آئیں تو سب کے پتہ وہ  
 دوراں سے بنے تھے۔ وہاںوں کی روئے کی تیار رہی  
 گلیں۔ یہ پتہ وہاںوں میں کھینچ کر دیا  
 ایسا خاصا اٹھ کر تھا ایسا نیکی بھی نہ تھا  
 ہوئی تھی سبب استغناء نہ ہونے کے باعث  
 کر کے رہا تھا پتہ تھے سالہ سالہ ہو گئے۔

۳۔ اور مجھے خبر نہیں کہ کسی نے کیا کھانا  
 لے کر ہے۔ سوئی اور م کو بلا کر تو وہاں سے انٹ  
 ہو گئی۔ پھر جس خط پر کہ وہ جاں اس رات  
 نہیں لے آئی اور میرے کئی بچے اور م کو  
 حرم سے بھر پور نہیں لگتا تھا تو اپنی خبر کی



کہا۔  
 اظہارِ رائے انداز میں نہ ہونے کی نو سے لڑی  
 کہنے لگا۔  
 "بہت سونو تم یہ کیا چہ انسان بنا جن۔" وہ رک کر  
 بول۔

"انسان ہوں اگر جن ہو تو آپ اس وقت یہاں  
 کھڑی ہو کر یہ سوال نہ پوچھ رہی ہو میں اور پھر آپ  
 آپ چاہیں میں لوہے سونے آیا ہوں پیچھے کری  
 ہے۔" وہ ٹھٹھکی سے بولا۔

"تو سوچنا صبح کس نے کیا ہے میں تمہیں کھڑے  
 ہو کر مور چل نہیں بیٹھے والے۔" وہ بکرا کر لی وکالت  
 اسے پھیل گیا۔

"مگر اراکم لگتا تو یہی ہے۔" وہ اطمینان سے باتیں  
 لی کرتے ہوئے پولا تو ہوا کا چوسر ہو گیا اس نے  
 پھر قہری کھڑی ہوئی۔

"کل چاہتا ہے تمہارا سر جالطہ۔" وہ بات پتے  
 ہوئے غزل۔

"طیس سر حلیم تم ہے۔" اس نے جی بک سر جھکا  
 دیا۔

"سر حلیم تم کے بچے تمہارا علاج دھوننا پڑے  
 گی۔" وہ حذر دہن کر لی بیڑیاں اتر گئی۔ قادی نے  
 اطمینان سے اپنا کام شروع کر دیا۔

\* \* \*

پارے گھر میں وہ چمک بھیراں کیا رہی تھی اقرا  
 آئی گی واپس ابھی تک نہیں ہوئی تھی باہر سے بھی  
 غائب تھا۔ ساتھ اگلے سالہ آئی اور ارم نہیں آئی  
 آئی حد کی طرف لگے ہوئے تھے۔ حدیہ ساتھ کی  
 واحد بن گئیں۔ صبح صبح رانی کا فون کیا کہ عماما کی  
 طبیعت خراب ہے وہ تین دن سے ہی چلے گئے۔ اقرا کا  
 ہے تھا وہ بعد میں بھی گئی واپس ہے اسے آئی کی طرف  
 جانا تھا۔ سالہ نے ہوا کی ٹیڈ کی وجہ سے اسے نہیں  
 اٹھایا تھا اقرا سے کہہ دیا تھا کہ واپس ہے اسے بھی تھا۔  
 اقرائے اس کے سہلے پیغام موصول ہوا تھا اور غافل  
 سے کہا تھا کہ اس کے اٹھنے پر اسے ہاسٹا ہاں ملے ہوا  
 ہے ہوا اقرا آئی گا یہ بھی پڑھ بھی اس کا شتا بھی

وہ سے ٹک تھی اپنی جلدی کیسے ہو جاتی ہے ارم  
 تو ہے سے سو رہی تھی اور وہ اسے بے بسی سے دیکھ  
 رہی تھی بے طے تھا ہر کڑا فیصلہ والی نہیں تھی ہوا ہوا  
 لگ لگی۔ گورنر کی لائٹ حسب معمول جل رہی  
 تھی لیپ بکس بھی کھن تھے اور جانے والا ہوئی  
 وہ اندر سے گھبراہٹ محسوس کر اندر آئی یہ وہاں کھانا ہوا تھا  
 بیڑیوں کے دو لپٹا اطراف دوازے تھے ایک  
 انحصار اور ایک بول بوقت ضرورت کسی دوازے  
 سے بھی بھستہ پر جالیا جاسکتا تھا۔

"بیڑیاں چڑھ کر اور آگئی۔ دور دور تک  
 وہ فٹنار جھکا رہی تھیں۔" ساتھ والے بیچھے کا  
 چاہے کینے کی۔ تمام انٹیلی جنس تھیں لیکن کوئی نظر  
 نہیں آتا تھا وہاں طرف آگئی وہاں سے کیش اور  
 سوک نظر آ رہی تھی وہ ایک ایک کر بار دیکھتے تھے  
 ہوا ایک بیڑیوں پر چڑھتے تھے وہاں کی توازن لگے گی وہ  
 ماس سوک کر دوا کے ساتھ لگ گئی اگر گھر والوں  
 میں سے کوئی ہو تو اسے یہاں رات گئے بھستہ پر دیکھ  
 کر حیران ہو گا کہ سارا گھر وہاں کھانا کیا کر رہی ہے  
 سوال آئے والے کے ذہن میں ضرور آئے اس صبح  
 ملے اس نے سوچا ہی نہیں تھا یہی وہ بعد دھیراں آیا  
 غائب تک وہ تو کبھی بھی تھا وہی آکا تھا ہوا نے بیڑی  
 ہر سے وکالت اس خارج کیا وہ غافل تھا اسے دیکھ کر  
 حیران ہوا کیا نہیں اس سے اسے کوئی غرض نہیں تھی  
 ابھی مطمئن ہو گئی تھی۔

"میں اور آئے ہو اس وقت اور لگتا کیا ہے تم  
 سلف۔" وہ سب سے پہل کر اپنا بھرم رکھتا چاہتی تھی۔  
 "جھک مارنے آیا ہوں کوئی اعتراض۔" اس نے  
 لڑکھائے ہوں لگ رہا تھا جیسے ہوا کی مچھلی اسے  
 ابھی نہیں لگ رہی ہے۔

تم مجھے ساتھ بالکون والے انداز میں بات نہیں کیا  
 کہ اب ہم ہیں نہیں کہ تہ دوم میں ٹھہرنے سے  
 ہم بالکون والوں کے پاس نہیں ہو جاتے آئی  
 کہ۔" وہ بک کر پوچھ رہی تھیں۔ سری طرف حرم کیا  
 تھا پر تو ہے کی آگیاں شہر میں ہی رہ گئی گی  
 ہم بالکون والوں کے پاس نہیں ہو جاتے



کے خیال سے کہہ رہا ہوں۔" وہ ہن کر اسے چہرے  
بیٹھا۔

"محل دیکھی ہے آئینے میں تم میرا خیال کرنے  
والے کون ہوتے ہو اگر آئینہ دیکھے کہ اتنا شوٹ کھیل  
کی کتنی بار کیا ہے جس میں ہمارے۔"

وہ اسے گھور رہی تھی۔  
"محل آئینے میں ہفت روزہ تھا ہوں آئینہ جھوٹ نہیں  
بولتا اور روالے کا شکر لیا کرتا ہوں۔" وہ بے نیازی  
سے کہہ کر میز سائیکل اشارت کرتے لگے۔ پروا  
ستھل کر بیٹھ گئی۔ آئی صند کا گھر خالص اور ثقافتی  
سیدھی سپاٹ سڑک پر میز ریلوے سے میز سائیکل  
وہ زاربا تھا۔ سامنے آج کی سی اسٹریٹ لکھ کر اس کی نظر  
چلی تھی وہ رات کو نہ کر سکا تھا سمجھنے کی کوشش میں  
پروا قاضی پر جاگری ہے اختیار اس نے قاضی کو قہام  
لیا تھا۔

"تم لکھ کر طرح سے نہیں چلا سکتے۔" وہ پیچھے ہٹ  
کر بار اسکی لور سے کے ٹے چلے گا اثرات سمیت  
بولے۔

"میرا کیا قصور ہے آگے اپنی پرکھ پر میری نظر  
نہیں چلی تھی اور میں تو ایسی ہی چلتا ہوں جس کو پسند  
ہو پیچھے ہٹاؤ اور چلتے ہوئے بھی میں زبردستی ہٹا کر  
الٹا کر تو نہیں لایا ہوں آپ کو خود آپ نے مجھے کہا تھا  
کہ چھوڑو۔" وہ بے باکی سے کہے جا رہا تھا پروا اس  
کے الفاظ پر غصہ پاگ ہو گئی۔  
"میں تمہیں گل کھیل رہی۔"

"میںیں سڑک پہ۔" وہ چل چلے والے انداز میں  
منکر لیا۔

"میں نہیں آخری بار وارن کر رہی ہوں اگر  
آج میرے ساتھ کوئی ایسی ہٹاوت کی تو میں پھر  
نہیں دیکھ لوں گی اپنا مقام پہنچاؤ میرے منہ نہ لگا  
کہ۔" ہانسیا کرتی تھی وہ اس پر اٹھ چلی۔

قاضی کا پیچھا چلا رہا تھا اس نے بھی زاری کا مدعا  
دست کرتے مدعا تو اس کی نظر میں کیڑے کولوں  
سے بھی بدتر تھے وہ اسے بھی اپنا معمولی غلام قصور  
کرتی تھی تب ہی تو لگے جگ نہیں طرح سے پیش

تیار تھا چائے ملا سک میں چمی رہاں تک کہ سلا ٹس پر  
نکھن اور جام بھی لگا ہوا تھا اسے اقرار اپنی ہیرا آگیا۔  
پاشا کر کے وہ پھر سوچی "آگئی تو میزنگ سے دل  
بھلائی رہی۔" وہ بے کے قریب جب صند کر کے فارغ  
ہوئی تھی تو اقرار اپنی کا نوٹ لکھا اٹھنے لے گا کہ وہ  
صند آئی کی طرف۔ اس نے وارن کے ساتھ کہا تھا وہ  
اس کی عثمانی کے خیال سے کہہ رہی تھی نہ چلے  
ہارن بھی کس صاحب تھا البتہ اس کی ہانسیا پر سوچ میں  
کھڑی تھی پروا دعا کرنے لگی کہ ہارن جلدی ہے  
کہا ہے پر اس کی جگہ قاضی آگیا وہ فریج سے بوتل  
نکل کر پانی پینے لگا تھا جب وہ تیز تیز چلتی اس کے  
قریب آئی قاضی نے پانی کا گلاس منہ تک لے جاتے  
لے جاتے روک لیا وہ اس کے منہ سے لگنے والے  
کسی نے شہی حکم کا انتظار کر رہا تھا۔

"قاضی مجھے فوراً آئی صند کی طرف چھوڑ  
کو۔" وہ جلدی سے بولے۔

"شکر تینوں کاٹیاں گھر میں نہیں ہیں۔" اس نے  
آگاہ کیا۔

"ہارن کی ہانسیا تو بے کام چہرہ تھی۔" وہ تنک کر  
بولے۔

"پر چلی تو شاید ان کے پاس ہی ہے۔" اس نے  
غور نہیں کیا۔

"ہارن گھر میں نہیں ہے ہانسیا سے چلی بھی گھر  
میں ہوگی تم فکر مت کرو میں ذمہ دہ کرنے آئی ہوں۔"

واقعی وہ چالی ذمہ دہ کرنے آئی۔  
"اب چلو فوراً۔" اس نے حکم دیا۔

"میں کپڑے بدل کر منہ ہاتھ تو دھو لوں باقی کری  
اور دھول مٹی سے لٹ کر گیا ہوں۔" قاضی نے اپنے

پاؤں میں کپڑے کی نظر ڈالی۔  
"میں نہیں نہیں دیکھ کر مرنے والا ایسے ہی  
تھکتا۔" وہ غصہ سے بولے۔

"میں سڑک پہ کھڑی ہو۔" قاضی نے گلاس رکھتے  
دھوئے شہر کی طرف دیکھا۔

"میں میرے ساتھ نہیں جاؤں گی لوگ نہیں گے اسی  
گھر میں رہتے ہوئے یہ لگتا ہے جیسا ہے میں تو تب



















ہمارے لیے یہ اختیار صرف کی جاسکتی اس کے  
کام میں نکلتا۔

جیڑی زلفوں سے ہل کر گھٹلی  
جس لب جلا میں خود کر لیا کی۔ "یو اے یو  
اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ اب اس اور بے گل سے اس  
کے ہارے وود کو حجاب لیا تھا۔ حریف کے ملائین  
اور اوس کے گھر میں اگر کسی کو یہ خبر ہو جاتی کہ ایک  
مصلوب اور کر کے ہارے میں اس طرح مصروف ہو رہا ہے  
سب کی نگاہیں اس کی جانب سے ہوں گے اسے ہل کر اسے صفا  
کھینچ دیا اور کھلے طور پر جیسا مصلوب کر کے ہر  
وقت انٹ کر قہقیر کر کے اس کا سہرا پڑھانے کی  
کو خوش کر لی تھی "ہمات" لڑائی تھی اسے اس  
مصلوب کے ہارے میں اس کے احساسات ہل چکے  
تھے۔

اگر ہاں سامنے کو اس کے خیالات کی غیر یہ جانتی تہ  
چھپتا یہ قسم لگا رہا ہے طاق رہتے ہوئے ہوا کو کھل  
مہر دینے کے لئے جس شخص کے ساتھ وہ رہتے ہوئے  
انسان کی تباہیوں کی ابتدا میں تہ جو تھا وہ اکثرانی ہوا  
اس کی طرف رہ چھپنے کی باتوں سے اس نے  
انہ انداز تھا کہ وہ تہ جہ اس کی شادی کر رہی تہ  
ہوا اس شخص سے تباہی ہو رہی تھی جس شخص  
اس رہتے تہ اس کے بعد لکھل پڑ چھپنے کا قصد  
تھا کہ وہ سے ہو گا اپنے ساتھ لکھائی کی اس پر  
مستزید کہ وہ لکھائی کے بارے میں وہ بھی نہیں  
جانتی کہ وہ اس کے کہ وہ راج و ستہ اور اسے  
حکمن لکھائی تہ کہ تھا تھا اس تہ وہ لکھائی کی راج و ستہ بھی  
پھر لکھائی تہ اسے اس پر اس پر لکھائی کے حوالے  
کرتے تہ وہ لکھائی کی تہ

اس خطے میں ہے القیادہ اسلامیہ اور کم کا نمبر کیا

حاصل اور اقل حالتوں کے بعد آدمی

مجلس شورای اسلامی

ایک میں کہنے لگی تھی۔ عروم ہے!۔  
 عہدِ اقبال کی اس طرح کی توجہ  
 تھی کہ اس کے لئے انہوں نے تمام  
 چیزیں کر دی تھیں۔ عروم ہے!۔  
 عہدِ اقبال کی اس طرح کی توجہ  
 تھی کہ اس کے لئے انہوں نے تمام  
 چیزیں کر دی تھیں۔ عروم ہے!۔

ملا سامی نے ملازمت کا اسے برابر اذکار  
 مہلت کے ساتھ ہر ایک عرصے میں  
 ہون کرنے کے لیے ہمتی بھی لکھ کر  
 آپا ایک دن اس کی بے قراری سے جو  
 سامی کا خون کھانے کی خواہش پھیل  
 گئی تھی وہ اس کا سبب تھی  
 محفل انہوں نے پہلے انہیں روکی  
 اور کہا ایسا نہ کیا۔ وہ کہتے  
 انہوں نے خون نہ کھا۔ مہلت اور وہ کہا  
 ظمیر کیسے کسی نہ اور کی طرف  
 سامی کی طرف سے کھانے کے  
 لئے لیا۔

۱۰۔ اس وقت دلوں کے تھکے ارانگ ہوا۔  
 بیچارہ افسانہ جیل کا جہیز لے رہا تھا۔ دارا  
 دم لقمہ نور چاہے طرز کرائش کا جس کا حوالہ  
 اس سلسلے میں مینو کے اہل و عیال۔  
 "دارا ایک دم میں تم سے ہٹ چکی ہو جس  
 کوئی توی لے لیا ہے۔" دلوں میں دم سے چپ  
 لگا رہا ہے۔

”ہم بتا رہے ہیں۔“ وہ قہقہے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

”میں نے یہ چاہا تھا کہ میں، مجھے، کوئی اور  
 انسان کا چہرہ دیکھ سکوں۔ یہ لوگوں سے تھکا  
 ہوا ہے۔“ وہ کل حکم نے یہ دہری سنا دیا۔







عبدالغنی نے بھی کہ اتفاقاً اس وقت  
میں اس طرح میں تھا کہ وہ لوگوں کی تنگی کو دیکھ کر  
جس طرح تھے وہیں سے پیار سے پیار سے کہ  
تھے۔ لیکن اس نے وہی صبر کیا کہ ہم کی جان  
وہی ہے۔ لیکن اس نے وہی صبر کیا کہ ہم کی جان

تاکر کا ایک آگلی میں لے گیا ہے اور میں نے وہاں سے جو کچھ آگلی میں لے کر آئیں پکڑے جا یا اب فون نہ کئے گئے تھے۔  
تاکر کا ایک آگلی میں لے گیا ہے اور میں نے وہاں سے جو کچھ آگلی میں لے کر آئیں پکڑے جا یا اب فون نہ کئے گئے تھے۔

پہا اور ارم کا رشتہ ٹوٹ ہو گیا تھا۔ دونوں  
 گھبراہٹ میں کھڑے ہوئے۔ پہا کا لبہ لہلہ ہو رہا تھا اور  
 پہا کا دل تھڑکنے لگا۔ اس نے ارم کی طرف دیکھا  
 اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ ارم نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔  
 ارم نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں  
 آنسو گرنے لگا۔ ارم نے اس کی طرف دیکھا اور  
 اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ ارم نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔

اوم سے ملنے کے بارے میں پوچھنے کے لیے  
 محبوب نے اس سے کہا۔ اوم نے اس کی طرف  
 دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔  
 اوم نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں  
 آنسو گرنے لگا۔ اوم نے اس کی طرف دیکھا اور  
 اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ اوم نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔

پہا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں  
 آنسو گرنے لگا۔ پہا نے اس کی طرف دیکھا اور  
 اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ پہا نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔

کچھ دیر کی دکان سے نکل کر اوم شوالہ ایٹ میں  
 کھڑے ہوئے۔ پہا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی  
 آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ پہا نے اس کی طرف  
 دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔  
 پہا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں  
 آنسو گرنے لگا۔ پہا نے اس کی طرف دیکھا اور  
 اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ پہا نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔

میں نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں  
 آنسو گرنے لگا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا اور  
 اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ میں نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔  
 میں نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں  
 آنسو گرنے لگا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا اور  
 اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ میں نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔

پہا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں  
 آنسو گرنے لگا۔ پہا نے اس کی طرف دیکھا اور  
 اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔ پہا نے اس کی  
 طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو گرنے لگا۔



قافلہ میں لے لیاں بھی اس کا نام مل گیا۔  
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
 انھیں اہل پہلا رکھتے تھے تو انھیں کہہ دیا  
 انہوں نے اس کے لئے تین سو روپے دیے  
 اس نے خاص دیکھی تھی کہ اگر اس کی  
 سب کو فوری طور پر لے کر لے کر لے کر لے کر  
 ہوا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 انہوں نے کہا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کی کہہ دیا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 انہوں نے کہا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا

کامیاب کامیاب کی سٹاک میں تھی۔ اس میں  
 فوراً ہوا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 ہوا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 فوراً ہوا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 انہوں نے کہا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کا لیل قمار شاہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 انہوں نے کہا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 انہوں نے کہا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 انہوں نے کہا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا

والت اور اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 جب کہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا

اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا

تھا جس میں ایک کر کے تھا ہوا۔  
 دکاندار پر اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 انہوں نے کہا کہ وہ اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا

اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا

اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا

اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا

اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا

اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا  
 اس کے لئے اس سے کہہ دیا







[illegible]

مسلطہ کی نیا جگہ کوئے میں سرکار کو پہنچا کر  
کرائے پر رکھ دیا گیا تھا۔ تاکہ اگر اس کے پاس  
کسی اچھے سے بہ قول میں تمام کا کھانا  
مہاراجہ کو ملے تو اس کے لئے وہ تیار رہے۔  
کے لئے یہی تھا اس کے حق میں نہیں تھے کہ وہ  
بہ قول میں اس کے تمام تہذیب و تمدن کے  
کے لئے تھا۔ اس کے لئے اس کی ایک خاص  
بہ قول میں اس کے لئے اس کی ایک خاص





کچھ نظر کرم لہجہ بھی۔ "اس طرح اس کی گاڑی  
 بگڑے بگڑے ہوئے پیچھے سے سنان کے بے تکلف  
 دست سانس کی ڈھکی بھونکی بونہ بونہ کی  
 مشابہت پائیس کی نگہ کوئی بھلا بھی نہ کر سکتی

تھیں۔ یہی وہ نور علی کو چند گھنٹہ کے پہن چڑھا۔ "ارم  
 اس کی وہاں ہی صورت دیکھتے ہوئے بولی۔  
 "خوب پر ہوں نے زمین پر اب تھوڑا سا لڑائی کی ہوگی  
 جھیل میں۔" کوئی مٹھا بولا تو ایک قہقہہ ہلکا  
 نے بھاپا قہقہے سے لہو اٹھا کر دلوں کے مد کی طرف  
 پھلا پھلے سے ارم کی کمر بوندوں سے لگا  
 لگاتے ہوئے شہر دلوں کے مد میں گھولنے لگا۔  
 کھلے سے ہی وہ شیار تھا کی کیا جوت سنان کی خوب  
 وہ گھسی لڑائی لڑاؤ کی ہوا میں لہو لہو لہو لہو  
 ہوا سب سے زیادہ خوش کی اسے علم کی زمین تھا  
 کہ زمین کی اس رقصیں اور بھگت پر، یہ بھی ہو سکتی ہے  
 پس لگتا ہے کہ زمین میں یہ سب کچھ کوئی ہی نہیں ڈھکی ہے۔  
 کہ وہ۔ "اس نے اور وہ خوشیوں اور آج کل کا  
 جلا سا کھنڈ۔ "جس سے کوئی گھر اسے پہون بھی  
 نہیں لگتا۔

یہ وہ اکو احساں ہوا کہ کسی کی گرم نگاہوں کے  
 حصار میں سے نظریں اٹھانے پر وہ جھک سے نہ بی  
 ہوا۔ وہ دار فکری سے اسے کچھ جا بجا قاساسی تو  
 قہقہہ ہوا سے ہی صوبہ لایا ہے۔ "ہرگز تو چلتے  
 اس کے ساتھ گئے۔  
 یہ وہ اٹھ کر پیچھے ہٹ گئی وہاں سے بلور سے نہیں  
 ہو کر سنا تھا۔

\*\*\*

طیعی ہو گیا  
 طبع کی کھڑکی سے کھنڈ  
 اس کی آنکھوں میں  
 اس کے ہلکے  
 اس کی آنکھوں میں  
 اس کے ہلکے  
 اس کی آنکھوں میں  
 اس کے ہلکے

زمین سے اٹھ نک  
 اٹھ سے اٹھ نک  
 چلے سے اٹھ نک  
 اس سے اٹھ نک  
 ہر سے اٹھ نک

خواب سے اٹھ نک  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں

میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں

میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں

میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں

میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں  
 میں نے خواب دیکھے ہیں

















107





افرا کے پٹھانوں سے ملنے کے لیے نکلے۔

لوہ کی تل مسلسل بج رہی تھی شہر نے یہ سہارہ سے نکل کر فتنہ کوئی اتنا دور سوائی تراز کی۔  
 "شاہ ہے کہ آپ کی جہلے لوہ کی انہا سے تھی۔"

"یہاں شہر کل کے احوال میں رہ رہ رہا۔"

"ہاں افرا شاہ کو انہا سے آتی تھی وہاں ہے جہت ہے آپ کو پانی نہیں۔" "وہاں طرف سے تھی کہ گران کاندی کی پانی سے انہا تھیں۔  
 انہا رہا وہاں فتنہ تھا کہ لوہ کے کچے پتے ہیں۔  
 انہا کی کاکا تھا کہ ان کے کچے پتے کا کاکا تھا۔  
 انہا معلوم کرنا ضروری ہے۔"

شاہ صاحب نے پتے کا معلوم نہیں کیا تھی  
 کی سسرال کا مسئلہ تھا انہا تھیں تھیں۔

"وہاں گھر سے کہہ دیں وہاں سے بہت کرنا ہو۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

"افرا کی کوئی بات کی کہ وہاں سے انہا تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 کہ ان کے پتے کو انہا تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

"وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

"وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

افرا کے انہا کے پتے میں نہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"

وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔  
 وہاں پتے تھیں کہ کہ "وہاں نے شاہ رہا۔"





میں نہیں کی تھی۔ داور کو اپنے منہ کی  
صوت کا احساس ہوا۔

"مادر میں مجھے تاکہ آپ کی جلیں تو ختم ہو۔" اس  
کے سامنے آنٹی داور نے بے اختیار ایک ہاندا اس کی  
مر کے گرد جامل کر کے اسے خود سے قرب کر لیا۔  
"اپنی زندگی اپنی مدد کو کیسے مار سکتا ہوں۔" وہ  
مگرے کے لیے میں بولا "پیدا اس کے شانے سے کھلی  
سکتی، بھرتی رہی بعد میں اس کی اچھلی قربت کا  
لیل گئے ہی حساس سے دور ہو گئی تھی۔

تھک کس کے گل کی دھمکی ملے۔" "مر شاری  
سے پہلا کچھ دیر پہلے کی بے زاری ہو ہوا کے انکشاف  
کے باعث اس کے وجود پر چھائی تھی لیکر ایک اس کا  
فاجر ہو گیا تھا۔

\* \* \*

مضمون لکھیں "آقا آپ کے منکبیر کا کیا نام ہے۔" اس  
نے پوچھی سو لکھیں سے پوچھا تھا۔

"میں نہیں نہیں ہمارے نام نے جس میں نہیں بتایا۔"  
"جس میں بھی ہے میں سمجھتی ہوں۔" وہی کسی اور مے  
کا تھا کہ وہیں کوئی تو سر پرانہ ہلا کی اس پر ملاحظہ  
ہو گیا ہے وہ تو کان بھی نہیں آ رہی ہے۔

"وہ حسن بھائی کے دوست ہیں میں جو اسٹیشن  
پولیس پوارٹمنٹ میں ایس ایچ آفیسر ہیں۔" بے  
تھک سے بار بار وہی داور نے۔ "مضمون لکھیں مانتے ہیں  
آقا مار کر لیں تو ہوا جیسے کسی مگرے سمندر میں پھرنے لگے۔

"داور نے ہی تعلق ابتدا سے ہی غلط تھا اس میں  
جس میں کبھی کبھی ہوا کر لگی کبھی بھی نہیں۔" اچھا  
ہی ہوا میں نے کسی فریڈ سے تمہارا ذکر نہیں کیا اور نہ  
رسول کی اور مامت ہی میرے جے میں آئی۔ تمہارے  
تصور کی کبھی اندر ہی اندر کہیں دلن کرنا پڑے گا۔"

میری باتیں سن کر

کما بھی تھا

کما بھی تھا

کما بھی تھا

کما بھی تھا

کما بھی تھا

جہاں ہاؤس فلور ہو جائیں  
نور رستے بھی خوار ہو جائیں

اتنے خواب بند کھوکھ  
انہیں آنکھوں میں رہنے کے لیے جگہ نہ ملے  
مگر خواب کچھ دیکھ کے  
میری آنکھی سے انہوں نے آنکھوں نے  
دروا ہوتا سیکھ لیا ہے  
دل نے درد سہا سیکھ لیا ہے  
جذروں نے سورا سیکھ لیا ہے

\* \* \*

داور دوار سے ہو کر ملنے لپٹا ہوا لے انکار کر دیا  
ملنے سے سامنے ہی نہیں گئی اس نے کئی بار وارڈن  
کے آپس فن کر کے اسے بلوایا پر وہ رہا پور تھا  
خاموش رہی وہی دوار دوار کرنا نہ گیا ابھی وہ ہوا کے  
اس منہ کے کھلے ہی رہا تھا کہ اے انہیں کئی لے کسی  
حیات کے لئے کی اطلاع دی جو اس سے فوری  
ملاقات کا خواہش مند تھا۔

"لے تو فوراً اندر۔" اس نے آج تحت یا صحت  
کرنے کا بیٹہ کر لیا۔

"سلام داور سامنے۔" حیات سلام کر کے بیٹھ

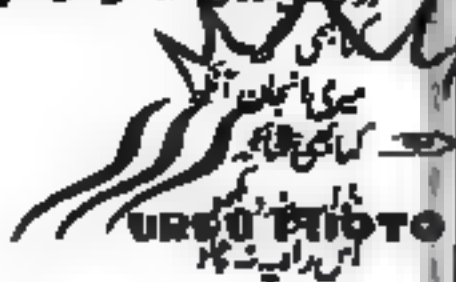
کہا۔

"کھو سیے کیا ہوا۔" وہ تنگ لپٹے میں بولا۔  
"داور سامنے دوار سامنے لے کہا ہے کہ لی جا  
سامنے کے حق پر جو ڈاکا ڈالے گا اس کا ملل ایسا ہی  
ہو گا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ لی جا سامنے  
کو دو ہتھوں کے اندر اندر لے جائیں ورنہ بہت برا  
ہو گا۔"

حیات کے لپٹے میں کھلی دھمکی تھی ہیلول کو جیسے  
کسی نے سلائی دیکھا دی۔

"حیات اپنے سامنے دوار دوار سے کہہ دو کہ مجھے  
پہنچد من منکھور نہیں ہے تمہیں جتنے جتنے کے اندر اندر میں  
ملاقات کے گفتگو تیار کر کے بچھا دوں گا۔" وہ زہر  
خند کے میں بولا تو حیات کا چہرہ سرخ ہو گیا وہیں لکھ رہا  
تھا جیسے ابھی خون چھلک رہا تھا۔

"آقا تو ہم نے عزت کا کیا ہے۔"





نہیں تھیں گے جہاں پہلے رہا تھا وہاں آپ کے وہاں  
 ہے۔ "حیاتِ غیرِ خود سے ملنے سے گل گیا تھا وہاں کے  
 سر تھا پہلے اسے حیات کے الفاظ یاد آئے۔  
 "فرار کو ہم نے عزت دیا ہے۔ اس سے اصل  
 بات کی تکلیف میں ایک لمحہ بھی نہ تھا۔  
 "سہو را لا دلی می بی جیب لہو"۔  
 گھر میں طوفان کی دلدل سے کپڑے ہلنے کا قیام تب  
 تک حیاتِ گل چکا تھا اس نے حیات کو لہو کا خون  
 کر کے لٹا دیا اور اسرا ل گیا ہے اس نے سحر  
 کے ہی کی کو خون کے کھنڈے طلب کی تھی حالات کے  
 گلِ غم کو صبر حیات کو لے کر چلا تھا۔  
 اہم ہے انہیں کسی خاص مزاجت کا سامنا نہیں  
 کر رہا تھا صبر کیل میں تھا جس نے تھپا ہوا الہیہ  
 تھی بلکہ یہی تھپہ تھپہ تھی جسے لہو کا خون کی حیات  
 کو بچھڑی تھا سب سے بڑی تھی جس کی طرح نہیں  
 ہلکتی تھی۔ یہی تھی جس کی آنکھیں خون سے تھک  
 ہوئی تھیں سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 اس کی سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 نے تھک کے تھک کی زبان نہیں کھلی گی۔

"تکلیف"۔  
 "سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 اس کی سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 تھک کے تھک کی زبان نہیں کھلی گی۔

"حیاتِ غیرِ خود سے ملنے سے گل گیا تھا وہاں کے  
 سر تھا پہلے اسے حیات کے الفاظ یاد آئے۔  
 "فرار کو ہم نے عزت دیا ہے۔ اس سے اصل  
 بات کی تکلیف میں ایک لمحہ بھی نہ تھا۔  
 "سہو را لا دلی می بی جیب لہو"۔  
 گھر میں طوفان کی دلدل سے کپڑے ہلنے کا قیام تب  
 تک حیاتِ گل چکا تھا اس نے حیات کو لہو کا خون  
 کر کے لٹا دیا اور اسرا ل گیا ہے اس نے سحر  
 کے ہی کی کو خون کے کھنڈے طلب کی تھی حالات کے  
 گلِ غم کو صبر حیات کو لے کر چلا تھا۔  
 اہم ہے انہیں کسی خاص مزاجت کا سامنا نہیں  
 کر رہا تھا صبر کیل میں تھا جس نے تھپا ہوا الہیہ  
 تھی بلکہ یہی تھپہ تھپہ تھی جسے لہو کا خون کی حیات  
 کو بچھڑی تھا سب سے بڑی تھی جس کی طرح نہیں  
 ہلکتی تھی۔ یہی تھی جس کی آنکھیں خون سے تھک  
 ہوئی تھیں سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 اس کی سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 نے تھک کے تھک کی زبان نہیں کھلی گی۔

"تکلیف"۔  
 "سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 اس کی سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 تھک کے تھک کی زبان نہیں کھلی گی۔

"حیاتِ غیرِ خود سے ملنے سے گل گیا تھا وہاں کے  
 سر تھا پہلے اسے حیات کے الفاظ یاد آئے۔  
 "فرار کو ہم نے عزت دیا ہے۔ اس سے اصل  
 بات کی تکلیف میں ایک لمحہ بھی نہ تھا۔  
 "سہو را لا دلی می بی جیب لہو"۔  
 گھر میں طوفان کی دلدل سے کپڑے ہلنے کا قیام تب  
 تک حیاتِ گل چکا تھا اس نے حیات کو لہو کا خون  
 کر کے لٹا دیا اور اسرا ل گیا ہے اس نے سحر  
 کے ہی کی کو خون کے کھنڈے طلب کی تھی حالات کے  
 گلِ غم کو صبر حیات کو لے کر چلا تھا۔  
 اہم ہے انہیں کسی خاص مزاجت کا سامنا نہیں  
 کر رہا تھا صبر کیل میں تھا جس نے تھپا ہوا الہیہ  
 تھی بلکہ یہی تھپہ تھپہ تھی جسے لہو کا خون کی حیات  
 کو بچھڑی تھا سب سے بڑی تھی جس کی طرح نہیں  
 ہلکتی تھی۔ یہی تھی جس کی آنکھیں خون سے تھک  
 ہوئی تھیں سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 اس کی سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 نے تھک کے تھک کی زبان نہیں کھلی گی۔

"تکلیف"۔  
 "سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 اس کی سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 تھک کے تھک کی زبان نہیں کھلی گی۔

"حیاتِ غیرِ خود سے ملنے سے گل گیا تھا وہاں کے  
 سر تھا پہلے اسے حیات کے الفاظ یاد آئے۔  
 "فرار کو ہم نے عزت دیا ہے۔ اس سے اصل  
 بات کی تکلیف میں ایک لمحہ بھی نہ تھا۔  
 "سہو را لا دلی می بی جیب لہو"۔  
 گھر میں طوفان کی دلدل سے کپڑے ہلنے کا قیام تب  
 تک حیاتِ گل چکا تھا اس نے حیات کو لہو کا خون  
 کر کے لٹا دیا اور اسرا ل گیا ہے اس نے سحر  
 کے ہی کی کو خون کے کھنڈے طلب کی تھی حالات کے  
 گلِ غم کو صبر حیات کو لے کر چلا تھا۔  
 اہم ہے انہیں کسی خاص مزاجت کا سامنا نہیں  
 کر رہا تھا صبر کیل میں تھا جس نے تھپا ہوا الہیہ  
 تھی بلکہ یہی تھپہ تھپہ تھی جسے لہو کا خون کی حیات  
 کو بچھڑی تھا سب سے بڑی تھی جس کی طرح نہیں  
 ہلکتی تھی۔ یہی تھی جس کی آنکھیں خون سے تھک  
 ہوئی تھیں سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 اس کی سب سے بڑی تھیں جس کی آنکھیں تھک  
 نے تھک کے تھک کی زبان نہیں کھلی گی۔

کلی ساتھیں لگا دیں۔ جن کے ساتھ آپ کا  
 چل چلا ہے۔ "ساتھ چلنے سے ہلا توڑا سلا پہلا  
 ہوا اور اس کے سر گر گئے۔

آج وہ گھر گئے گھر ہے۔" وہ سوچے میں  
 تھا۔

میری ہنر کا بیڑہ کہتے کرتے ہیں۔ "وہ چلنے  
 کے شان سے گل کر اس کی طرف لپکتا۔

شہزادہ ایک دفعہ ہمیں آگے چلا۔ "چال چلنا  
 کر چلے۔ شاہ گل لہو گل چروں میں گر گئے۔ کیلے۔

اور مکی دست دود سے ہیں خاکوں والے اور اس  
 کی حالت گری ہے۔

"اور نئی کھینچ تو رہی کا ہر پر گناہی میں  
 اس ڈیل کو اس سے غلط کہ تم سے کہیں کی

لے غلط مت۔ گناہ اصل ہو میں لے کر لیا  
 ہے۔"

"ساتھ چلو ہنر۔" گاڑی میں بند گل لہو اس  
 کی گاڑی کیٹ سے نکل کر اور ساتھ اور سنان کی

گاڑی اتار داخل ہو گئے۔ "میں ابھی تک وہیں  
 کھڑے تھے اور خود کو زمین پر باخاک رہ چکا کی

پے تھے۔ چلتا ہے طرح کے وقت اس نے سب  
 طرح سے ہمیں نہیں سنا تھا اسے اگر خبر ہوئی کہ

مارا اور ہی کی ایک ہی نسبت میں تھے۔ مکی حیات کو  
 باجس دے کر لے کر لہو چل کر چروں کی کہ پدا ہمارا

فرح اور طاق کاڑ کر ہیں کہانی کی اس لوہے سے  
 ساتھ سنان اور ساتھ چلے گئے تھے جن کے لہو

والے تھے۔ لہو پدا تو لے کر رہے تھے۔ اگر کی  
 اس نے سر ہٹا کر اوجھل کر لیا تھا کہ پراجل

لاز کو کر لے کی خاطر اسے یہ طرح کا چا تھا  
 سنان کو چھین ہی نہیں کر لیا تھا کہ پدا اس کی لڑائی کی

شہزادہ کو لہو کی حالت گری ہے۔  
 "ساتھ چلنے کی طاقت نہیں۔"

اسے طاقت کہہ کر ہے۔ اس طاقت کی کامی سنان  
 دیکھنے کی پدا کی کہانی لے کر ہر گل

کے  
 \*URDU PHOTO\*

حیات کو طلیہ والے لہو کی جلی کی کہ پراجل  
 لڑائی کی لگا رہے کہ پدا کو از غم کی کھالے میں نہ

لے کر گل لہو گیا ہے سب ہوا سے چلنے کا لہو  
 تھا۔ مکی لہو سے لے کر سحر پہا طلیہ والے

لے کر چلے سے پدا کہ افرا کہ اس کے گھر والے لے  
 گئے ہیں ہمارا اسامی کی شہزادہ کی جلی سے پدا کی

لہو کی جلی سے پدا کی لہو کی لہو کی  
 "وہ گل میں گئے پدا کی جلی سے پدا کی لہو سے پدا

پدا کی لہو کی جلی سے پدا کی لہو کی لہو کی  
 حیات لہو لے گئے تھے پدا کی لہو کی لہو کی لہو

سنان میں اس کی جلی میں جلی سے گل لہو کی جلی کا  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو

لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی  
 پدا کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو کی لہو



دہائی کا یہ نام نہیں رکھتا جیسا کہ ہے بلکہ  
ہے ۳۴۰ روپیہ کی کرنے سے ملے تو وہ سب ایک  
۵ روپے کا نوٹ بن کر رہے گا۔

\*\*\*

گلیاں سناؤں شہر سے صلیوں لگے ہیں۔ صہاگ  
ہری اسے اٹھائے کر لیتا گیہ ہوائے سپاہ ورم  
گر ۲ دین میں رکھا اور پھر آلہ سازا تک دم میں  
و صلیوں گل اور دھواں پھٹے ہوئے تھوڑے چلے گئے  
اسے سارے کا احساس ہوا کہ گل کے سنے سے لگ  
کر وہ ایک بار پھر صلیوں و صلیوں کی آغوشیں  
ہی نہیں کی تھیں۔

\*\*\*

گل لہار کے پانی میں گرا دیا۔ مگر چکا تھا۔  
وہ صاف لہو لہ گل نے لپیٹ لیا تھا کہ اس لہ ہوا کو  
رخصت کر کے لے آتے ہیں۔ صاف لہو شہ گل  
مست لہو میں باغ میں تو پہلے ہوا ہی رہے گی۔  
ہلنے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ یہ گل لہو کی  
میں اٹھا۔ کیا تھا کہ لہو لہو کو چھوڑیں۔  
مگر اگر کہہ سکتے ہیں کہ لہو لہو کے تار  
قافلہ لہو لہو

ہوا ملا سائیں کے کہے کی منتقلی کہہ دی گئی  
ایک ایک جہ سے ملا سائیں کی ملک کہہ دی گئی  
ملا سائیں میں تمام کائنات جیتے ہوئے کہے کہ  
ملا سائیں میں سب کچھ پھیل کر رہے کہہ دی گئی  
ملا سائیں میں سب کچھ پھیل کر رہے کہہ دی گئی

ہمیں باور نہی والدہ رحمان نہی، یہاں تک کہ ان سے  
اس شہداء کا قلعہ کھینچا ہوں کہ اگر کل غصہ کو یہاں  
کے حوالے کرے چو کہ کل حوالے، یہاں نواز انصار  
الہیہ ہے اس لیے میں اس کی جی سے قلعہ کھینچ

[illegible]

— 425 —

”دوبارہ لنگر شادی میں ضرور کھائی جائے۔“  
 ”میں نے اس میں کھائی اور اس کی بات سنی۔“

\*\*\*

مسئلہ پنجم کے حل میں چوہا کی طرف سے گروہ جی  
 نے ہاتھ دیے۔ اسے اقرا کا کمر کھینچ کر  
 فیس۔ گھر میں اس کا نام لینے پر بھی پانچویں کی  
 جگہ تک پہنچ سب کی نگاہوں میں۔ بے قصور کسی مہاجر  
 نے بھی حالات سے گھبرا کر لیا تھا اسے دیکھ کر  
 حیات نے اس سے وہاں فیس کیا ہے۔

والدہ کا جین فیس تمہارا کہہ دیا تھا کہ پڑا شادی کے لیے  
تیار ہو گئی ہے اس کی شادی کی بات غلط سمجھیں ہول  
ڈے سے جین کر بھی پڑا شادی کا حکم کرنا تھا کہ اس  
نے پری کو طلاق فیس دی مگر اس کے بعد ساری عمر کا  
بچہ نکلا ہوا ہے۔

\*\*\*

[illegible]

”وہ کہہ کر لوٹے گئے۔ اچانک کامیاب راگن پڑا کہ جیسے ہی  
لوٹے گا گاؤں کا شور مچے گا۔ یہی سارا نکلے گا۔ کسی نہ جانے  
کے لیے۔“ اس کے سامنے وہ بے گناہوں میں  
پڑے ہوئے اس کے قریبی نگاہ لیا۔

مفتی احمد علی - جس کی طرف سے یہ فتویٰ صادر ہوا  
نالی کا پیر - سوات

ہر انسان کا ظہاری کہہ "طاہر نے اس کا حق ادا کیا"

پہلے والے پھرا لیا۔

پہلے والے چلبہ پہنچا۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

مکھن سے چلبہ۔ "نرت سے پہلے  
کھادہ خورن کر کے کھنگ  
مکھن سے چلبہ۔"

















نے اپنے قبیلہ ساتھیوں کو بلا لیا تھا اس دوران پرانا  
جلی آگئی تھی جن کا کام اور بھی آسان ہو گیا تھا۔  
ساتھ لے جیب سے ایک مڑا ہوا تکر نکالا اور ہوا  
کے دروازے کے لاک میں گھسایا چند منٹ کی کوشش  
کے بعد لاک کھل گئی گواڑ کے ساتھ نکلا اور وہ ایک  
ایک کر کے اندر داخل ہوئے۔

\*\*\*

دور کو حویلی کی سڑک پر گاڑی والے تھے شہر کے  
احساس ہوا پچیس دھڑکیں تھیں وہ بھی جی تیز  
ہوئی ہے گاڑی ہو کر سڑک پر کھڑی کر کے ہوئے  
ڈاکٹر روڈ سے اپنا سوس روپہ اور نکلتے ہوئے نکلا  
ایمان میں سے اتر آئے۔

"ننڈر آپ روپہ اور پچینک ہے۔" دانیس طرل  
بھانڑوں سے جو کوئی بھی تھا ایک ہی لنگر کر  
ساتھ لیا تھا دور نے یہ اقرار کرنا سانس لیتے  
ہوئے روپہ اور پچینک کر پتہ اور کر کے سیاہ روپہ  
اس کی چادر نکالنے لگے گا کٹ سے اس نے دور کا  
آگئی گاڑی گاڑی سوس کار نکالا اتنے میں ایک اور  
کوئی بھانڑوں سے نکلا اور سیدھے کپاس ٹھہر گیا  
بھانڈل نامی ۱۲ کر دور کی جیبوں سے نکالنے والی  
چھٹیوں کا جائزہ لینے لگا دوسرے نے اس کا روپہ اور چھنے  
میں کر لیا۔

"کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
ہیں معلوم ہے۔" تھا اس گستاخی کے لیے مطہرت  
خود ہیں۔" اچانک ان دونوں افراد کا ہبہل گیا دونوں  
لے لے سلوٹ کیا۔

"سر میں سے اس آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر

"کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر  
کدیم سوسری سر قادیان ایک شہر جلی سوسری سر

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔

"جی ہاں سب کیا ہے تم لوگ یہاں وقت۔"  
اس کا سوال فطری تھا۔

"سر میں آگئی تھیں انہوں میں دور کا ایک  
مرشد ہیں۔" میں نے موبائل انڈاز میں تعارف کرایا  
اور ساتھ ہی دور کا روپہ اور دانیس کیا۔



پڑا ہوا ہے۔ چہرے پر پھیلائے ہوئے تھا۔  
 "یہ تم لوگ اس وقت اخیر اجازت میرے کمرے  
 میں کیوں آئے ہو۔" طاہر اگل لوان کی ماکانہ زبان  
 والی لہجہ صبر سے بولے۔

اسے شاید آنے والے خطرے کا پوری طرح  
 احساس نہیں ہوا تھا یا پھر اس کا ذہن ابھی تک سہانا  
 تھا۔ وہ ان کے چہروں پر چھائی ذہانت کے کرات اب  
 تک کچھ جانا چاہتا ہے۔ اسی لیے وہ ان کے چہروں  
 سے پہلے وہ ان کے چہروں سے لاک کر کے چلی گئی تھی۔  
 کا خیال تھا کہ سولے سے پہلے وہ ان کے کمرے میں  
 گئی تھی۔ چہرے پر ایک کچھ تھے۔ سولہ کی رات  
 تھی۔ جلدی کرے میں اگلی تھی اس وقت ساڑھے  
 دس بجے تھے۔ گھنٹوں میں تو لوگ ویسے بھی جلدی  
 سہاتے ہیں حیات کی اس دلت سے کہ کپ کو یہاں  
 نہیں تھا چاہیے تھا پھر وہ کہہ اپنے تئیں اس سے  
 بچ کر کمرے میں گئی تھی جس میں اس وقت چار افراد اس  
 کی جہان لینے کے کمرے تھے۔

علی ڈنڈا سٹاک۔ غصے تھا اعلیٰ عظیم طاہر اور  
 خیرنگ کارند۔ کل نواز کے کمرے میں اسے اہم  
 حیثیت حاصل تھی اور بہت جلد اہم مقام حاصل کیا  
 تھا اس نے کل لوان کی مضبوط پشت پناہی کی وجہ سے  
 وہ پہلے سے زیادہ محفوظ ہو گیا تھا اور سٹاک بھی۔ کچھ  
 کچھ حیات سے غار بھی کھاتا تھا کچھ کل لے  
 حویلی کے تمام اختیارات اسے چاہنے ہوتے تھے۔ جس  
 میں ہوا کی بوسہ داری بھی شامل تھی۔ طاہر سے ملے جن  
 شرائط کے تحت اختیار والے تھے وہ بھی جن شرائط کا  
 رازدار تھا۔ "سائل اور پری کو ہلا ہم کیوں آئے  
 ہیں۔" اس نے عجیب سی سکر اسٹ سے اسے دیکھا۔  
 "طاہر اسامی نے میرے بارے میں بہت سے گھروں کے  
 چراغ گل کیے ہیں۔ اور کچھ میں ہی طاہر اسامی کے گھر  
 کے چراغ کو۔" اس نے سٹاک سے کہہ میں  
 بولتے ہوئے غریب اور پھر پھر ڈنڈا کی بار ہوا کی آنکھوں  
 سے خوف جھانکا تب ہی والد اسے پر گھٹ ہولی  
 سائل جو نکادہ حیات تھا اور کا مٹھو کچھ کر رہا تھا۔  
 نور شید نے اسے بھی اندر گھسیٹ لیا۔

طاہر نے سولے سے پہلے ان کی شکایتی کوئی تھی  
 کہ مجھے ان پر شک ہے۔ بعد ازاں وہ لوگ مدد پر  
 ہو گئے۔ ہم اس وقت سے ہی ان کے پیچھے ہیں۔ ہمارے  
 وہ ساتھی ساہوکاروں میں حویلی کے پاس ملنے گھومنے کے  
 حلقے میں گھرا رہے تھے۔ حیات تھے۔ چار یا پچھ سو پہلے  
 ہمیں اطلاع ملی کہ حویلی کے اس پاس مشکوک افراد کی  
 پر اسرار سرگرمیاں دیکھنے میں کوئی ہیں تب سے  
 ہماری ٹیم لوہر ہے اب بھی ہمارے ساتھی حویلی کے  
 باہر ہیں۔ کوئی دیر پہلے ان کے بیٹے پر حوالہ اور کرم  
 نے اطلاع دی ہے سات آٹھ افراد حویلی کے باہر  
 کالے لباس میں ہماری اسٹے سمیت موجود ہیں۔ لگا  
 ہے کہ یہ لوگ کسی خاص اور اسے کے تحت موجود  
 ہیں۔ "مشرکہ نے اسے تفصیل بتائی۔

"تو بہت قریب لڑکی تم نے کیا کرنا ہے۔" دور  
 نے اندر اعلیٰ طاہر کی طرف اشارہ کر کے بھینک لیا۔  
 "جو کہ تم لوگ لوہر ہی رکھو۔ کسی کوئی غیر معمولی  
 بات محسوس ہو مجھے بتاؤ۔ میں حویلی کی طرف جا رہا  
 ہوں۔" دور نے گاڑی پھر کر پھول مارچ کرنے کا  
 ارادہ کیا لیکن مگر کہ گاڑی کی ٹوڑ سن کر وہ ہلکا  
 ہو جاتے۔

\*\*\*

سائل نے دھیرے سے دروازہ کھولا اور اندر اسے  
 سے سوچا ہوا نکل کر لائٹ چلائی۔ کچھ ایک دم غیر  
 بددینی میں لگا ہوا تھا۔ یہ جتنے تک گیل لولہ  
 محو خواب تھی۔ وہ چاروں ایک دوسرے کو معنی غیر  
 انداز میں دیکھنے لگے۔ جس میں ایک شیطانی ہنچ  
 جھانک رہا تھا۔ علی ڈنڈا نے ہاتھ میں تھا کہ چاہے وہ  
 جوئے چار سے دیکھا اور دھیرے سے اسے بٹے کے  
 کنارے پر بٹھرا ایک لہجہ سی ٹن کی تولا ابھری اور  
 معدوم ہو گئی۔ لیکن اسے کس قدر اور کدورت ملی  
 اس کے لیے یہ کہ اسے اس احساس ہوا اور اس کی  
 ایک اعلیٰ چیز بددینی سے اس کی آنکھیں بند کیا گئیں  
 جیسے وہ چاہتے ہیں۔ کچھ اس کے لازم گن میں  
 سے علی ڈنڈا سے ابھی اسے اس کی جانی نہیں کے  
 پارک میں اس کی سٹاک اور کوئی نہیں۔ سائید



دور کا سہاگن بیدار چرخہ حساب سے چلی ہل  
مہارویا کی گئی۔

میں نے کہا کہ "وہاں سے"۔ "وہاں سے" ہے

میں نے اب اس کے لئے ایک اور کام کیا ہے کہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا  
میں نے اب اس کے لئے ایک اور کام کیا ہے کہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا  
میں نے اب اس کے لئے ایک اور کام کیا ہے کہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا

حیات کا یہی فن ہے کہ ہمارے  
مرد و خاتون فریاد نہ کریں۔

۱۰ اس سے طوفانوں سے بچانے اور طوفانوں سے بچانے کے لئے  
آبی کیا ہے گا ہے طوفانوں سے بچانے کے لئے ہے اسے  
۱۱ اس کے احباب تل کے پتے میں ہیں جن میں  
کے میں ہیں اس کے لئے ہے۔ ۱۲ اس کے لئے ہے۔

[illegible]

خیر ہر قومیں کی حقیت اس کے کام میں ہو  
 گیا۔ نکلتے ہوئے اس نے اپنی دوا روپ کا ہاتھ  
 اور پہلی ہنگامہ سونہا ہر نکلا ہے۔ حد میں ہے  
 پہل میں ہر شہر و آسمان میں کابل گیا۔  
 اتنی ہی بیماری سے اس کا سارا روپ ہر کا اند کا  
 میں ہر ہی ہوا سے اس نے فیوض اور سطح کا  
 چوڑاں کا میں اور چہ ہر سے کہ اپنے میں  
 دیکھ۔

دلوں کے کمرے کا راز انھوں نے لاک نہیں

محل انور ہم محل کرد اور فکرت کہ ہے اس  
 نے چل چلا۔ محل دوسرے چار آنگوں کے قریب کیا  
 اور ہوا کی طرف دیکھا غول کے سرے پر اکلا اس  
 ملک کیا حیات نور شہ اور عظیم کی مشہور گرفت میں  
 آکر گرہ گیا اس کی چپ سے رو اور نکل کر وہ  
 سے نکل کر نکلے تھے جو فی محل انور ہوا کی طرف چھا  
 حالت نے ہوا کے پیر کو لوہے کے لیے نور آگیا  
 اور ات عظیم کے چپ میں ہوا کی اسی کے دہرے  
 کو گولیاں کے کی تو اس نے لے لیں۔

وہ لوگوں میں سے تھے جو اس وقت تک  
 جہاد ہی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ ان کے  
 دل پر ہمارے جان بچانے کی آخری کوشش کی اور  
 ہم نے ان کو بچانے کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 وہ جہاد تو اس وقت اس کا وجود حاصل نہیں  
 ہو سکتا تھا۔ ان کا جہاد یہ کہ جو ان کو بچانے کے لئے  
 ان کو اتل اور گھڑی لٹا دی اس کے لئے جہاد  
 اور ساتھ ہی ان کے قریب کئی ہزار کی طرف  
 سے بچنے کے لئے ان کو اتل اور گھڑی لٹا دی  
 یہ تھے اس کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
 یہ جہاد اور ان کے لئے ان کے لئے  
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

حیات تم تیار قبضے میں کر لو۔ "دلورہ کی آواز کوئی اور  
 نہ تھی بلکہ وہی شخصہ جس سے چھٹا گھسار کر اتر گیا۔

صبح ۱۱ بجے کسی قلعہ محلوں اور فوڈ کرائز سے  
 ہوا اور اقل مقامی آفسر نے اور اس قلعہ کے  
 لوگوں کو محلہ حضرات نے اسے کہیں میں لایا اور  
 اور فوڈ کرائز قصبہ میں دیا ہے۔ اسی امر  
 قلعہ میں جمع ۱۱ کا شہر ۱۱ کے تھے شہر کے  
 عیالہرات میں یہ خبر پوری جنات کے ساتھ بھی  
 ہوا اور لوگوں کے اسی ساتھیوں کا سرخہ علی اور  
 کے ساتھ ساتھ کر لیا گیا ہے اور  
 کہ عیالہرات میں یہ خبر پوری جنات کے ساتھ بھی  
 ہوا اور لوگوں کے اسی ساتھیوں کا سرخہ علی اور  
 کے ساتھ ساتھ کر لیا گیا ہے اور



کھلا ہوا تھا۔ وہ حزلے سے اندر داخل ہوئی وہ بیچ پر نہیں تھا واش روم سے پانی کرنے کی تواز آ رہی تھی کچھ منٹ بعد کچھ لڑکیاں میں ہنکیاں پھیرتے ہوئے باہر نکلا دانت پروا کو نظر انداز کیا اور شرٹ کے منہ بند کرنے لگا بیڈ کے نیچے سے شوز کھینٹ کر باہر نکالے اور صوفے پر بیٹھ کر بیٹھا۔

"ہوا کچل لو اس مسلمان لوازی کا شکر۔" وہ لہو پھر کے لیے اس کے نزدیک کھرا اور واپس لگتے ہوئے کتبے کے نیچے سے اپنا روٹو اور لٹل کر کوٹ کی آمد دلی جیب میں رکھا۔

"تپ وا واپس جا رہے ہیں۔" اس کی سرسرائی تواز نکلی۔

"ہاں۔" وہ دروازے کے پاس روک سا گیا۔ "میں بھی چلوں گی۔" وہ جلدی سے بولی۔ "اور رکے بغیر آگے بڑھ گیا۔ پروا شوز پہنے بغیر ہی اگلی جلدی سے بھاگی اور ہاتھوں میں شوز اٹھائے اس کے پیچھے چلے گاڑی اشارت کر دیا تھا۔ "تم تو قاتل بہیش کے لیے نکلی تھیں۔" اس نے طعنے کھائے شوز کے اشارے پہنچے کہ سننے میں تھی اس کی بات پر دھیمان نہیں دیا۔

\* \* \*

وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا وہ سخت بے نومل ہو رہی تھی کہ نگہ اس کا رویہ پڑا حوصلہ شکن رہا تھا۔ پروا کو اس کے بیٹے پر ناؤ آگیا حلالہ نگہ دیکھ بھی رہا تھا کہ وہ شرمندہ ہے۔

"داور انھو پلین۔" اس نے حق سے استلایا۔

"میں شرمندہ ہوں مجھ سے بندو قوتیاں ہوئی ہیں۔" داور بابا سام میں میرے باپ تھے وہ جیسے بھی تھے میں کی حیثیت سے میرے لیے قابل محبت تھے میں شاید ان کے غرت کر رہی تھی مگر تم اسے میری مجبوری کہہ لو۔ اور اور۔ اور میں اسے بھی غرت نہیں کر سکتی۔ میری کمزوری سبب۔ انھو پلین میرے ہوئے کچے میں انھو پلین رو اسے سننا نہیں سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہاری انتقام کی سب قسطیں پوری ہو گئی ہیں۔" وہ مزہ یولا۔ وہ اس کے

دلتے تھیں وہ اس سے خائف ہوئی۔ "تپ سو جائیں تپ کو نیند آ رہی تھی۔" مگھوی۔

"کہاں کی نیند کیسی نیند تم تو بیٹھ سے ہی نیند نیند کی دشمن رہی ہو یا وہ ہے۔" پر کے گھر تھیں۔ اچانک میرے سر پر کھڑی ہو جاتی تھیں۔ "قارون! اگر تپ ہو تو سو کیوں نہیں رہتے یہ کیوں نہیں کر رہے ہو تو کیوں نہیں کر رہے ہو لو رو یا وہ تپ نہیں رہیں۔" کپڑے سے ٹھوس سر میں تپا رہا تھا تم اچانک وارہو گئی تھیں۔ "میں نے پروا کو یاد دلایا تو وہ راس میں بھاگ گئی۔

"اچھا تو یاد ہو گا جب اسی لٹنا گل میں تم نے مجھے سوتے سے جگا یا تھا۔" بری میں اس دن سے تمہارے بارے میں سوچنے لگا تھا اور میرا جی چاہ رہا تھا یہ باز سے ہاتھ مجھے پیار سے جگائیں تم نے تو کن بھی مجھے قارون کی طرح غرت کیا ہے حلالہ نگہ میرا خیال تھا کہ تم طعنے بیروں کی طرح زبردست سا گانا گاؤ گی۔ خیر۔۔۔ جی داری قسمت۔ میں نے مصنوعی مسکرائی تھی تو پروا کو اپنی مسکراہٹ پہچانی۔ "شوار ہو گئی وہ اس جسم کو دیکھ کر تھیل گیا۔

"ہاں۔" اس نے انتہائی تمیز سے اسے اتار دیا۔

"جی۔" اس نے نگاہیں جھکائے جھکائے جواب دیا۔

"مگر میری طرف دیکھ کر بات کر رہی۔" وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ خاموش رہی۔

"تو ٹھیک ہے مجھے اب الزام مسترد ہے۔" اس نے دھمکی دی۔

"کھلی نہیں ایسے ہی۔" پروا نے بھاری دھمکی دے کر چلی تو داور نے اس کی گلائی پکڑ لی۔

"جی جنت اب اسے نہیں تو ایسے ہی سی۔" اس نے شرع سے جسارت کر ڈالی تو پروا گلائی ہو گئی وہ جان کی تھی کہ اب مزہ روا فرار نہیں ہے اور وہ فرار چاہتی تھی تب تھی۔